بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۵ | ۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۴ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۸ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت سر اور پیر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو کلائی کے درد میں نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب چوہدری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کے ہاں گزشتہ رات لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

انسانی اور الٰہی قانون

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو چونکہ خلق کیا ہے۔ اس لئے اس کے نزدیک اپنی مخلوق کے ہر فرد کا رتبہ ایک ہی ہے۔ انسان خواہ امیر کے ہاں پیدا ہو یا غریب کے ہاں۔ خواہ ہندوستان میں پیدا ہو یا چین میں۔ عرب میں پیدا ہو یا انگلستان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے حقوق میں کوئی فرق نہیں اس کے نزدیک عرب کا باشندہ بھی انسان ہے۔ چین کا باشندہ بھی انسان ہے۔ ایک فقیر نادار کا بیٹا بھی انسان ہے اور ایک شہنشاہ کا بیٹا بھی انسان ہے۔ اس لئے جو شریعت یا قانون اس نے اپنے نیک بندوں کے ذریعہ دنیا کی راہ نمائی کے لئے بھیجے ہیں۔ وہ ایسے ہمہ گیر اور رو رعائت سے مبرّا ہیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں انسانوں کے قانون خواہ وہ کتنی عقلمندی اور تدبر صرف کر کے کتنی سوچ بچار کے بعد بنائے گئے ہوں بالکل ہیچ ناکافی اور نامکمل ثابت ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ انسان اپنے خیالوں کو خواہ کتنی بھی وسعت دے۔ وہ پھر محدود کے محدود ہی رہیں گے۔ اور ان میں ہمہ گیری کا رنگ نہیں آسکتا۔ آپ دیکھ لیجئے آج بڑے بڑے مدبر جو یو۔ این۔ او جیسی مجلس میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور بین الاقوامی مسائل پر بحثیں کرتے ہیں۔ ان کے ادعا کتنے محدود اور یکطرفہ ہوتے ہیں۔ برطانیہ ہے تو وہ ہر چیز کو اپنا رنگ دینا چاہتا ہے امریکہ اپنی طرف گھسیٹتا ہے۔ اور روس اپنے نقطۂ نظر سے تبدیلیاں کرانا چاہتا ہے۔ انسانی مسائل کو کوئی بھی محض انسانی نقطۂ نظر سے جانچنے کے لئے تیار نہیں۔ اٹلانٹک چارٹر حقوق الاقوام کے تحفظ کے لئے ایک معرکۃ الآراء انسانی ایجاد سمجھی جاتی ہے مگر اس کی تعبیر بھی ہر ایک زبردست قوم اپنے ہی نقطۂ نظر سے کرنا چاہتی ہے۔ الغرض انسان خواہ کتنی ہی وسیع الخیالی سے کوئی قانون بنائے۔ اس میں کسر ضرور رہ جاتی ہے انسانی خود غرضیاں نفس پرستیاں غرور اور استبداد جیسی برائیاں ضرور کہیں گوشوں میں چھپی رہ جاتی ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ قانون میں کوئی ایسی خامی نہیں ہوتی۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنی محبت کی وجہ سے تمام مخلوق کے لئے قانون ارسال فرماتا ہے نہ اسکو اپنے کسی بیٹے بھائی، بہن یا اور رشتہ دار کی طرف داری کی ضرورت ہے۔ نہ کسی خاص ملک سے اس کو محبت ہوتی ہے اور نہ کسی گورے یا کالے رنگ کی طرفداری اسکو منظور ہوتی ہے۔ اس نے اگر چوری کی سزا کا قانون بنایا ہے۔ تو اس میں کسی نسلی یا وطنی لحاظ سے کوئی استثناء نہیں کی۔ بلکہ ہر گورے کالے۔ ہندی۔ چینی۔ افغان۔ برہمن اچھوت سب کے لئے ایک ہی قانون بنایا ہے۔ خدا کا قانون ہرگز یہ تمیز نہیں کرتا۔ کہ چوری کرنے والی کسی بڑے عرب سردار کی بیٹی اور معزز قبیلہ کی خاتون ہے۔ بلکہ اس قانون کی زد میں خود سرور دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی آسکتی ہے۔

قانون نکاح ہے تو الٰہی قانون میں یہ دفعہ کبھی شامل نہیں ہو سکتی۔ کہ ایک حبشی زادہ مغرور عرب سردار کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا غرض الٰہی قانون کے سامنے تمام انسان ایک ہی رتبہ ایک ہی وطن اور ایک ہی نسل متصور ہوتے ہیں۔ اس قانون کی نظر میں نہ کوئی برطانوی ہے اور نہ روسی۔ نہ برہمن ہے اور نہ اچھوت برہمن کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ اچھوت سے اس کی مرضی کے خلاف سلوک کرے۔ اس کا مال چھین لے۔ یا اور طرح اسکو سوسائٹی میں حقیر و ذلیل رکھے۔ کسی سفید رنگ امریکن کو یہ قانون ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ حبشیوں کی زندگی دوبھر کر دے۔ اور بغیر قانونی کارروائی اور تحقیقات کے انکی تکابوٹی اڑا دے۔ یہ تمام خامیاں صرف انسانی وضع کئے ہوئے قانون میں آسکتی ہیں۔ اور یہ خامیاں کبھی دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک ہم خدا کے بنائے ہوئے قانون کی پابندی نہ کرینگے۔ اور اپنے قانون کو الٰہی قانون کے ماتحت نہ کر دینگے۔

آج ہندوستان کا آئندہ دستور بنانے کی مہم درپیش ہے۔ انگریزوں کی ہدایات کے مطابق ایک قانون ساز اسمبلی کی بناء رکھ دی گئی ہے جسکے ذمہ ایسا دستوری قانون بنانا ہے جس کا نفاذ ہندوستان میں کیا جائیگا۔ مگر حال کیا ہے۔ ایک طرف کانگرس چاہتی ہے۔ کہ جو دستور بنے وہ ہماری مرضی کے مطابق بنے۔ بدقسمتی سے کانگرس میں صرف ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اس لئے نہ تو دوسری اقوام کو ان پر بھروسہ ہے۔ اور نہ خود کانگرسی نمائندوں ہی کو اپنے آپ پر پورا اعتماد ہے۔ مسلم لیگ جو تمام مسلمانوں کی نمائندگی کی دعویدار ہے۔ کانگرس میں ہندوؤں کی اکثریت سے خائف ہے۔ اچھوت الگ بدظن ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ ہم خدا کو بھول گئے ہیں۔ اور اس کے قانون اور اسکی محبت کو بھول گئے ہیں۔ اگر یہ دستور ساز اسمبلی آج یہ تہیہ کرلے کہ ہم جو بھی قانون بنائینگے۔ وہ الٰہی منشا کے مطابق بنائینگے۔ اور تمام ہندوستانیوں کو صرف انسان سمجھ کر بنائینگے۔ تو ممکن نہیں کہ موجودہ کشمکش اور بدظنی قائم رہے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ گاندھی جی جیسی ہستی کی پرارتھنا کے وقت کی تقریروں میں بھی ایسے رجحانات کا پتہ چلتا ہے جو ہرگز تمام ہندوستانیوں کے انسانی حقوق مساوات کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ بھی چاہتے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح کانگرس اپنی خودغرضانہ پالیسی میں کامیاب ہو جائے۔ اس صورت میں جو بھی قانون دستور ساز اسمبلی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

شنگو (جاپان) کا زلزلہ

گذشتہ زلزلہ جاپان کے متعلق ذیل میں ہم ایک انگریزی اخبار کا اقتباس درج کرتے ہیں۔ زلازل بھی ان مصائب میں سے ہے۔ جن کے متعلق قدیم سے خیال چلا آتا ہے۔ کہ جب کسی خطہ کے انسان گناہ و عصیان میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ تو یہ آفت خدا کی طرف سے ان پر نازل ہوتی ہے۔ مشہور زلزلوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ اس بات میں صداقت ضرور ہے۔ اور موجودہ زمانے کے متعلق بہت سے نبیوں کی پیشگوئیاں موجود ہیں کہ اس زمانے میں دیگر آفات کے ساتھ زلزلے بھی آئیں گے۔ اگرچہ زلازل سے مراد دوسری قسم کے مصائب بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اپنے لفظی معانی میں بھی یہ پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔ لیکن ایک بات جو غور طلب ہے وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ دنیا پر ایسے مصائب ایک اصول کے ماتحت لاتا ہے۔ اگرچہ ہوتا تو یہ گناہ کا خمیازہ ہی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ بغیر تنبیہ و انذار کے اس قسم کا عذاب نہیں لاتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ یعنی جب تک ہم رسول بھیج کر لوگوں کو متنبہ نہیں کر دیتے۔ ہم دنیا پر عذاب نہیں لاتے۔ اس وقت دنیا پر جو مصائب زلزلوں یا دوسری آفتوں کی صورت میں آ رہے ہیں۔ وہ کچھ اس طرح کے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسے عذاب بغیر تنبیہ کے نہ لاتا۔ اس لئے ہمیں ماننا پڑیگا۔ کہ آج مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔“

اور ان تمام پاک نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ جن کی خبر انہوں نے اپنی مقدس کتابوں میں دی ہے۔ (ایڈیٹر)

جمعہ ۳۰ دسمبر گذشتہ کو شنگو (جاپان) کے باشندے جب رات کو سوئے۔ تو ان کو کوئی علم نہ تھا۔ کہ صبح ان کی دنیا بالکل درہم برہم ہو چکی ہوگی۔ وہ خوشی خوشی ہنسی مذاق کی باتیں کرتے اور اپنی ہباچیوں (کمرے گرم رکھنے کے لئے مٹی کے بنے ہوئے کونڈے) میں اور کوئلے ڈالتے۔ دراصل یہی ہباچیاں ان کے لئے آفت کا باعث ہوئیں۔ زلزلے سے جو واقعی نقصان ہوا۔ وہ کچھ زیادہ نہیں۔ مگر زلزلے کے دھچکے سے ہباچیوں کے الٹنے سے جو آگ بھڑکی۔ تو اس نے آدھے شہر کو راکھ بنا کے رکھ دیا۔

پہلا دھچکا ساڑھے چار بجے صبح آیا۔ امریکن فوج کے ایک افسر کا بیان ہے۔ کہ جب پہلے دھچکے سے میں بیدار ہوا۔ تو پانچ منٹ بعد دیکھا۔ کہ ایک حصہ شہر سے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ مغرب سے تیز ہوا کے جھونکوں نے شعلوں کو اور بھی بھڑکا دیا۔ ان شعلوں نے مکانوں کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ اور بڑھتے بڑھتے مکانوں کے لکڑی کے حصوں بانسوں۔ کاغذی دیواروں۔ بستروں اور کپڑوں کو جو گرتے ہوئے مکانوں کے ملبے میں مل گئے تھے جا لگے۔ آگ کی چمک میلوں دور تک پہنچتی تھی۔ گو دھوئیں کے گہرے پردے بھڑکتے ہوئے کھنڈروں پر چڑھے ہوئے تھے۔ شہر شنگو کا محلے کے بعد محلہ صفاچٹ ہوگیا۔ ۱۸ گھنٹے گذر چکنے کے بعد تک بھی آگ تیزی سے بھڑک رہی تھی۔ چار دن بعد کہیں کہیں آگ ابھی تک سلگ رہی تھی۔ اموات بیشمار ہوئیں۔ ۵۱۹ مردوں کی برآمدگی آخری شمار ہے۔ ابھی بہت لوگ گم ہیں۔ چھ سو زخمی ہیں۔ آگ سے ۲۳۹۸ گھر جل بجھے ان کے علاوہ صرف زلزلے نے چھ سو گھر تباہ کئے۔ ۲۲۰۸۰ افراد بے گھر ہو گئے۔ ۲۸ ہزار افراد کے گھر ناقابل رہائش ہو گئے ہیں۔ نصف شہر اسی طرح زندگی کے آثار سے خالی ہوگیا جس طرح ہیروشیما کا

انگلستان کے ایک مشہور ریاضی دان ڈاکٹر مارڈل ایف۔ آر۔ ایس (کیمبرج) کی قادیان میں تشریف آوری

مورخہ ۴۶/۱/۲۱ کی صبح کو ڈاکٹر مارڈل ایف آر۔ ایس۔ (انچارج شعبہ ریاضیات کیمبرج یونیورسٹی) بمعہ ڈاکٹر چاولہ انچارج شعبہ ریاضی گورنمنٹ کالج لاہور قادیان تشریف لائے۔ ڈاکٹر مارڈل ہندوستان میں انڈین سائنس کانگرس میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ناشتہ کے بعد آپ نے تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا معاینہ فرمایا۔ چونکہ جمعہ ہونے کی وجہ سے کارخانہ جات بند تھے۔ اس لئے کارخانوں کی مشہور صنعتوں کی نمائش کا انتظام کالج کی عمارت میں ہی کیا گیا تھا۔ آپ نے ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی لیبارٹری کو دیکھنے کے بعد فرمایا۔ کہ بٹالہ سے لیکر قادیان تک موٹر کے سفر میں جو کوفت ہوئی اور ہچکولے لگے۔ اس کا اثر میری طبیعت پر یہ تھا۔ کہ میں ایک چھوٹے سے گاؤں کی طرف جا رہا ہوں لیکن اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرے سامنے ایک ایسا ادارہ ہے۔ جو مستقبل قریب میں ایک بڑی یونیورسٹی بن کر رہے گا۔ یہ نظارہ دیکھ کر مجھے اپنی تمام کوفت بھول گئی ہے۔

تقریباً ۱/۲ ۱۲ بجے آپ نے کالج کے ہال میں ہندوستان کے ایک مشہور ریاضی دان ڈاکٹر رامانوجن کی زندگی اور تحقیقات پر ایک پر از معلومات لیکچر دیا۔ اجلاس مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی تلاوت سے شروع ہوا۔ اور تلاوت کے بعد جناب نیر صاحب نے قرآنی آیات کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جلسہ کے صدر تھے۔ دوران تقریر میں جناب ڈاکٹر مارڈل صاحب نے فرمایا۔ کہ ہندوستان میں بڑے بڑے قابل دماغ ہیں۔ اور اگر انہیں موقعہ دیا جاوے تو وہ نہایت بلند پایہ تحقیقی کام کر سکتے ہیں۔ آپ نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ موجودہ علوم ریاضی پر اسلامی ممالک کے بہت سے علماء کا بھی احسان ہے۔ جنہیں ہم کبھی بھول نہیں سکتے۔

تقریر کے بعد جناب صدر نے اپنے اختتامی ریمارکس دیئے۔ اور فرمایا کہ ہندوستان نے نہ صرف اچھے اچھے سائنسدان اور فلاسفر پیدا کئے ہیں۔ بلکہ روحانی میدان میں بھی ایسی ہستیاں پیدا کی ہیں۔ جن کے احسانات کے نیچے بنی نوع انسان اور موجودہ دور تمدن کی گردنیں خم ہیں۔ تھوڑے ہی عرصے کی بات ہے۔ کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے ایک نبی حضرت احمد علیہ السلام کی رفاقت کا شرف حاصل کیا۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ حضور اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر جو بات بیان فرماتے تھے۔ وہ اسی طرح پوری ہو جاتی تھی۔ جس طرح ریاضی کی صداقتیں اور سائنس کی ثابت شدہ حقیقتیں ہوتی ہیں۔

اجلاس کے بعد بیت الظفر میں معزز مہمانوں نے بزرگانِ سلسلہ کے ساتھ جن میں جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ محترم جناب نواب عبداللہ خاں صاحب۔ راجہ علی محمد صاحب و دیگر احباب شامل تھے۔ کھانا تناول فرمایا۔ اور اس کے بعد سلسلہ کے عام حالات کے متعلق تقریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ تقریباً چار بجے کے قریب ڈاکٹر صاحب بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ ان کی طبیعت پر قادیان آنے کا ایک خاص اثر تھا۔

یہ مقام مسرت ہے کہ ہمارا کالج اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک جاودانی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

ضروری اطلاع: عربی۔ اردو۔ فارسی کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی فارموں پر امیدوار دستخط کرانا ہیں قادیان ہی درج کریں۔ انشاء اللہ قادیان سنٹر منظور ہو جائیگا۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت بہائیت کے لئے پیغامِ موت ہے

بہائی معتقدات پر بحث سے مولوی عبداللہ صاحب بہائی کا گریز

مولوی عبداللہ صاحب بہائی کے ادعا کی حقیقت

گزشتہ دنوں مولوی عبداللہ صاحب وکیل کشمیری ایک گاؤں میں آئے۔ اور بہائیت کا چرچا کرنے لگے۔ ان کو بہائی مسائل پر تبادلۂ خیالات کے لئے تحریری دعوت دی گئی۔ مگر انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔ وہ ان ایام میں مقبرہ خانیار کے متعلق ادعا کرتے رہتے ہیں۔ مگر اس موضوع پر بھی وہ گفتگو کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان پر ہر رنگ میں اتمام حجت کیا گیا۔ میں اپنے متعدد خطوط میں سے صرف ایک خط کا مضمون درج ذیل کرتا ہوں۔ اس سے ہر منصف مزاج انسان اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ مولوی عبداللہ صاحب اپنے عقائد و مسائل کے لاجواب ہونے کا جو ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔ وہ مبنی بر حقیقت نہیں ہے۔ اگر اب بھی مولوی صاحب کسی موضوع پر گفتگو کے لئے تیار ہوں تو مطلع کر سکتے ہیں۔ خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

حیات و وفاتِ مسیح کے متعلق بہائیت کے متضاد عقائد

جناب مرزا حسین علی صاحب المعروف بہاء اللہ نے عام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق یہ لکھا تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

(۱) وارد شد بر آں جمال اقدس آنچہ کہ اہل فردوس نوحہ نمودند و بقسمے بر آنحضرت امر صعب شد کہ حق جل جلالہ بارادۂ عالیہ بسماء چہارم صعودش داد" (الواح مبارکہ صفحہ ۲۷۹)

(۲) ضاقت علیہ الارض بوسعتہا الی ان عرجہ اللہ الی السماء (باب الحیاۃ صفحہ ۱۶۲) یعنی جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اتنی مصائب آئیں۔ کہ اہل فردوس بھی نوحہ کرنے لگے۔ اور حضرت عیسےٰ پر بہت مشکل وارد ہوئی۔ یہاں تک کہ زمین باایں ہمہ فراخی ان پر تنگ ہو گئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے ارادہ عالیہ کے مطابق ان کو چوتھے آسمان پر اٹھا لیا۔

اس عقیدہ کے برخلاف جناب عبدالبہاءؒ آفندی نے عیسائیت کے زیر اثر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مقتول و مصلوب تسلیم کیا ہے ان کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

(۱) در دست یہود افتاد و اسیر ہر ظلوم و جہول گردید و عاقبت مصلوب شد" (مفاوضات صفحہ ۸۲)

(۲) البتہ مقتول و مصلوب گردد لہٰذا حضرت مسیح در وقتے کہ اظہار امر فرمودند جاں را فدا کردند (مفاوضات صفحہ ۸۶) یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام یہود کے ہاتھوں مقتول و مصلوب ہوئے اور انہوں نے اپنی جان بطور کفارہ دے دی۔

جناب بہاء اللہ اور ان کے فرزند جناب عبدالبہاء کے یہ دونوں عقیدے متضاد اور مخالف ہیں۔ نیز یہ دونوں عقیدے آیات قرآنیہ کے سراسر برعکس ہیں۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہ بجسد العنصری زندہ آسمان چہارم پر موجود ہیں۔ اور نہ ہی وہ صلیب پر فوت ہوئے ہیں۔ آیات قرآنیہ (۱) یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی (۲) وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم (۳) وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (۴) وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہ صلیب پر فوت ہوئے اور نہ قتل کئے گئے۔ اور نہ ہی وہ بجسدہ آسمانوں پر گئے۔ بلکہ صلیبی موت سے بچ کر طبعی موت سے فوت ہوئے ہیں۔ پھر آیت قرآنی وآوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین میں اس علاقہ اور ملک کی نشان دہی کی گئی ہے۔ جہاں پر واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کا مستقر و ماویٰ قرار پایا

الغرض بہائی لیڈروں کے ہر دو عقیدے (جن میں سے اول الذکر کو جناب بہاء اللہ نے مسلمانوں کے سامنے ظاہر کیا۔ اور موخرالذکر کو جناب عبدالبہاء نے عیسائیوں سے متاثر ہو کر اختیار کر لیا) قرآن مجید کے خلاف اور صداقت سے عاری ہیں۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ بے شک حضرت مسیح علیہ السلام پر مشکلات وارد ہوئیں۔ لیکن وہ صلیب پر مارے نہیں گئے۔ اور نہ ہی قتل ہوئے۔ بلکہ یہود کے اس ناپاک منصوبہ سے زندہ بچ کر بعد ازاں طبعی موت سے فوت ہوئے۔ ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ بہائی عقیدہ کے صریح خلاف ہے۔ اور احمدیہ عقیدہ کے اثبات سے یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طبعی موت کے ثابت ہو جانے سے بہائیت کے اختراعی عقیدہ پر بھی موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور دراصل یہ موضوع بھی ایک فیصلہ کن موضوع ہے۔

مولوی عبداللہ صاحب کا غلط مسلک

اگر کوئی احمدی کہلانے والا سچ مچ بہائی بنے گا۔ تو وہ لازماً احمدیت کے عقیدہ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طبعی موت کے عقیدے کو چھوڑ کر بہائیت کے مندرجہ بالا دو عقیدوں میں سے ایک کو اختیار کرے گا یا وہ جناب بہاء اللہ کا ہمنوا بن کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فلک چہارم پر زندہ مانے گا۔ اور یا وہ جناب عبدالبہاء کا ہم خیال ہو کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مقتول و مصلوب قرار دے گا۔

جب مولوی عبداللہ صاحب وکیل کشمیر نے اعلان کیا۔ کہ میں بہائی ہوں۔ تو وہ لازمی طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طبعی موت کے منکر ہو گئے۔ اور احمدیت کے اس عقیدہ کو انہوں نے ترک کر دیا۔ نقطۂ نگاہ کی تبدیلی سے لوگ خیالات بدل لیا کرتے ہیں۔ اور اسے آسان سمجھتے ہیں۔ مگر حقائق مشہودہ اور واقعات صریحہ کو تبدیل کرنا لوگوں کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ لیکن بہائیت کے زیر اثر مولوی عبداللہ صاحب نے حقائق مشہودہ کو بھی تبدیل کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ جس کا ایک مظاہرہ انہوں نے یوں کیا۔ کہ اب قریباً نصف صدی بعد خانیار کشمیر کے مقبرہ کے متعلق ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی ضرب المثل کے مطابق ایک رکیک سی بات پیش کر رہے ہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب کشمیری اپنے خط مرقومہ ۱۸۹۸ء بنام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں لکھ چکے ہیں۔ کہ

(الف) "معتبر لوگوں کی شہادت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ قریباً انیس سو برس سے یہ مزار ہے۔ اور مسلمان بہت عزت و تعظیم کی نظر سے اس کو دیکھتے ہیں۔ اور اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور عام خیال ہے کہ اس مزار میں ایک بزرگ پیغمبر مدفون ہے جو کشمیر میں کسی اور ملک سے لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ نبی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریباً چھ سو برس پہلے گذرا ہے۔"

(ب) "صفائی سے یہ بات طے ہو گئی کہ یہ نبی اسرائیلی نبی ہے۔ پھر اس کے بعد تواتر تاریخی سے یہ ثابت ہو جاتا کہ یہ نبی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گزرا ہے۔ یہی دلیل پر اور بھی یقین کا رنگ چڑھاتا ہے۔ اور زیرک دلوں کو زور کے ساتھ اس طرف لے آتا ہے۔ کہ یہ نبی حضرت مسیح علیہ السلام ہیں کوئی دوسرا نہیں۔

کیونکہ وہی اسرائیلی نبی ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے چھ سو برس پہلے گزرے ہیں" درسالہ "رازِ حقیقت" صفحہ ۱۴ و ۱۵ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

مولوی عبداللہ صاحب پر اتمام حجت

مولوی عبداللہ صاحب کا یہ بیان ۱۸۹۸ء کا ہے۔ جو اسی وقت چھپ گیا۔ اور ہزارہا مخالف و مطابق لوگوں نے اسے پڑھا۔ مگر کسی نے اس کی تردید نہ کی۔ مگر بہائی ہو جانے کا اثر سمجھئے یا اسی سال سے اوپر عمر ہو جانے کا نتیجہ قرار دیجئے۔ کہ خود مولوی عبداللہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ اب سری نگر میں ایک مجلس منعقد کر کے فیصلہ کیا جائے۔ کہ وہاں کے کشمیری خانیار والے مقبرہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ مانتے ہیں یا نہیں؟ ہمارے نزدیک ایسی مجلس منعقد کر کے کشمیری اصحاب کی گواہیاں لینے کا وقت کہ ان کے عقیدہ کے متعین کرنے کا وقت ۱۸۹۸ء تھا۔ نہ کہ ۱۹۴۷ء۔ اب انتشارِ احمدیت کے باعث گو بغض کے باعث نیز مخالفوں کی تلقین کے نتیجہ میں سری نگر کے کشمیریوں کا عقیدہ کچھ بدل بھی گیا ہو۔ تو بھی کوئی معقول آدمی اسے وزن نہیں دے سکتا۔ اور یہ بات کہ موجودہ کشمیری اپنی زبانوں سے اس مقبرہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ نہیں کہتے۔ بلکہ وہ صرف اسے "نبی صاحب کا مقبرہ" کہتے ہیں۔ اور اس نبی کی تعیین نہیں کرتے ہیں۔ یہ بات ہرگز ہرگز احمدیت کے دعویٰ اور عقیدہ پر حرف نہیں لا سکتی۔ مولوی عبداللہ صاحب اب ۱۹۴۶ء میں بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ:۔

"سری نگر کے لوگ یوز آسف کے مقبرہ کو نبی صاحب کا مقبرہ ہی کہتے ہیں۔"

(خط مولوی عبداللہ صاحب بنام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ مرقومہ ۷ اگست ۱۹۴۶ء)

پس اندریں صورت سری نگر کے موجودہ لوگوں سے مزید بیان لینے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کی موجودہ پوزیشن تو احمدیت کے معاندین و مخالفین کی پوزیشن ہے۔ لیکن میں اتماماً للحجۃ کہتا ہوں۔ کہ اگر مولوی عبداللہ صاحب اسی تنکے کو شہتیر سمجھتے ہیں۔ اور مخالفین کی شہادتوں کی بناء پر حقائق مشہودہ کا انکار کرنے کو حق بجانب قرار دیتے ہیں۔ تو انہیں اسی رنگ میں صحرا ء بدشت کی بابی کانفرنس باب کے جانشین مقرر کرنے کے متعلق بہاء اللہ اور صبح ازل کے مختلف دعاوی عبد البہاء اور محمد علی میں سے بہاء اللہ نے کس کو جانشین مقرر کیا تھا؟ وغیرہ امور کے لئے بھی مجالس منعقد کر کے فیصلہ کرنا ہوگا۔ اور غیر بابیوں اور بابیوں کی شہادتوں کو مدار فیصلہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور چونکہ یہ دعاوی اور واقعات پہلے کے ہیں۔ اس لئے کشمیریوں کی شہادتوں سے پہلے ایرانیوں کی اور بابیوں کی شہادتوں کے لئے مجالس منعقد کی جائیں گی۔ اگر مولوی عبداللہ صاحب پسند کریں۔ تو اس بارے میں ہمارا چیلنج زعیم بہائیت جناب شوقی آفندی کی خدمت میں پیش کر کے ان کی منظوری سے آگاہ فرماویں۔ کیا مولوی عبداللہ صاحب یا ہندوستان کے اور کوئی بہائی صاحب اس تجویز سے اتفاق کریں گے؟

بہائی عقائد پر گفتگو کے لئے کھلی دعوت

حسن اتفاق کی بات تھی: کہ مولوی عبداللہ صاحب کشمیری قادیان کے نزدیک ایک گاؤں کیرٹری میں آئے ہوئے تھے۔ اس پر میں نے اصولی گفتگو کی دعوت دیتے ہوئے ایک چیلنج بھجوایا۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت طبعی کے متعلق ہم سے تبادلۂ خیالات کر لیں۔ اور اس بات پر بھی گفتگو ہو جائے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام طبعی وفات کے بعد کہاں دفن ہوئے۔ اگرچہ جہاں تک عقیدہ کا سوال ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی طبعی وفات کا ثابت ہو جانا بہائی عقائد کے لئے مہلک ہے۔ لیکن محض اس لئے کہ مولوی عبداللہ صاحب کو یہ وہم نہ رہے۔ کہ خانیار کے مقبرہ کے متعلق احمدی بحث نہیں کرتے۔ میں نے اپنے چیلنج میں اس امر پر بھی گفتگو کے لئے آمادگی کا اظہار کیا۔ لیکن مولوی صاحب نے تحریری طور پر میری اس دعوت کو نامنظور کر دیا۔ وہ نہ مندرجہ بالا موضوعوں پر گفتگو کے لئے تیار ہوئے۔ اور نہ ہی وہ بہائیت اور احمدیت (حقیقی اسلام) کے متنازع فیہ بنیادی مسائل میں سے کسی مسئلہ پر بحث کے لئے بطور تحقیقِ حق آمادہ ہوئے ہیں ہاں ادھر ادھر وسوسہ اندازی کے ذریعہ سے فتنہ پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں پھر ایک دفعہ یہ مضمون مولوی صاحب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ تا وہ صحیح طریق فیصلہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہوں جب بھی وہ ایسی آمادگی کا اظہار کریں گے۔ تو ان سے ان کے ہاں پہنچ کر بھی گفتگو کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

کیرٹری میں اگر وہ منظور کریں۔ تو دونوں موضوعوں پر گفتگو ہو سکتی ہے۔ اول یہ کہ آیا حضرت مسیح علیہ السلام احمدی عقیدہ کے مطابق طبعی موت سے فوت ہوئے ہیں یا نہیں۔ دوم یہ کہ خانیار کے مقبرہ میں دفن ہونے والا نبی کون ہے؟ ان دو موضوعوں کے علاوہ اگر بہائی لوگ اپنی شریعت کے متعلق یا قرآن مجید کے (معاذ اللہ) منسوخ ہونے کے متعلق یا بہاء اللہ کے دوسرے دعاوی کے متعلق یا اس زمانہ کے مسیح الاسلام کے بارہ میں گفتگو کرنا چاہیں تو ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر مضمون پر تحقیقی طور پر گفتگو کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کیا یہ امید کی جائے۔ کہ اب بھی مولوی عبداللہ صاحب تحقیقِ حق کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی اصولی موضوع پر گفتگو کیلئے تیار ہوں گے؟ میں نے اپنی پہلی چٹھی میں مولوی عبداللہ صاحب کے فرزند خواجہ محمد ایوب صاحب صابر ایڈیٹر البرق کی چٹھی بھی مولوی صاحب کو بھجوائی تھی۔ جس میں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفاتِ طبعی کو موضوع گفتگو قرار دیا تھا۔ اور اس ذیل میں خانیار کے مقبرہ پر بھی گفتگو کا راستہ کھلا رکھا تھا۔ مگر افسوس کہ مولوی عبداللہ صاحب نے نہ ہماری دعوت منظور کی۔ اور نہ خواجہ محمد ایوب صاحب صابر کی تجویز سے اتفاق کیا۔ اب میں اس مفصل چٹھی کے ذریعہ پھر اپنی دعوت کو دہراتا ہوں۔ اور دوسرے اصولی اختلافی عقائد پر بھی گفتگو کے لئے کھلی دعوت دیتا ہوں۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ۔ ~~

مراد ما نصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

خاکسار ابو العطا جالندھری قادیان

حقیقی ایمان

فرمایا:۔ "جب کبھی خدا کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے۔ تمہارا سر اسی جگہ جھک جائے۔" (خدا کے موعود خلیفہ کی طرف سے آواز پر آواز آ رہی ہے۔ کہ اے احمدیو! اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ خواہ وہ دفتر اول کے تیرھویں سال کے لئے ہوں۔ یا دفتر دوم کے سال سوم کے لئے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ آپ کا لبیک شاندار اور نمایاں ہو۔ لیکن وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ پڑھتے ہی فوری ارسال کریں۔ وکیل المال) "اور تمہارے اندر اس کے خلاف ایک ذرا سی بھی جنبش پیدا نہ ہو۔ یہ وہ ایمان ہے جو حقیقی ایمان کہلاتا ہے۔ جو دل سے ہر قسم کے گناہ دور کر کے انسان کو قوم کا سپاہی بنا دیتا ہے۔ کیا آپ وعدہ کر کے دفتر وکیل المال تحریک جدید کی منظوری حاصل کر چکے ہیں؟ (خاکسار وکیل المال تحریک جدید)

جناب مولوی محمد علی صاحب سے صرف ایک استفسار

جناب مولوی صاحب آپ نے ۱۹۰۴ء میں بمقدمہ مولوی کرم الدین صاحب آف بھیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ

"مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے" (مسل مصدقہ مقدمہ کرم الدین آف بھیں)

جناب مولوی صاحب! آپ سے نہایت سادہ اور مختصر سا استفسار ہے۔ کہ آپ نے اس بیان میں شریعت نہ لانے والے نبیوں کے آنے کا ذکر قرآن مجید میں تسلیم کر لیا ہے۔ اب براہ مہربانی قرآن شریف کی ان آیات سے مطلع فرمائیں۔ جن میں نئی شریعت نہ لانے والے مدعی نبوت کے مکذب کو کذاب قرار دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس علم کو ظاہر فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

اسلامی تعلیم کی خصوصیت

از جناب حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۱) آیت ان الذین آمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من آمن باللّٰہ والیوم الآخر وعمل صالحاً فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (بقرہ ع ۸)

مسلمانوں میں بعض ایسے بھی افراد پائے جاتے ہیں۔ جو آیت مرقومہ بالا کے رو سے اپنے غلط استدلال سے نجات کے لئے صرف ایمان باللّٰہ اور ایمان بالیوم الآخر کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور ایمان بالملائکہ والکتب والرسل وغیرہ ضروری نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جیسے یہ آیت کتاب اللہ میں موجود ہے ویسے ہی اس مجمل آیت کے سوا تفصیلی ایمان کی آیات بھی اسی کتاب اللہ میں موجود ہیں

(۲) سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے غلط استدلال کی جو اس نے آیت موصوفہ کی بناء پر پیش کیا تردید فرماتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا ہے اور قائل دیا ہے

(۳) علاوہ اس جواب کے جو آیت موصوفہ کے متعلق پیش کیا گیا ہے اسی آیت سے اسلامی تعلیم کی دوسرے مذاہب کی تعلیم پر فوقیت اور خصوصیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ دوسرے مذاہب والے خواہ وہ یہود ہوں یا نصاریٰ ماسوا ان کے نجات کو صرف اپنے اپنے مذہب والوں کے لئے محدود سمجھتے ہیں۔ لیکن سب مذاہب سے صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا۔ اس کی صحیح تعلیم پر جس نے بھی اپنے اپنے وقت پر ایمان لاکر عمل صالح کیا وہ نجات کا پانے والا ہے خواہ یہود و نصاریٰ قوم سے ہو یا مسلمان اور کوئی اور ہو۔

(۴) ان الذین آمنوا کا فقرہ یہود اور نصاریٰ کے ذکر سے مقدم کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دوسرے مذاہب کی تعلیم تو مخصوص القوم ہونے سے خاص قوم کے افراد کو نجات دلانے والی تھی۔ لیکن اسلام ایسا مذہب ہے کہ جس کی تعلیم پر ایمان لانے کیا یہود اور کیا نصاریٰ اور کیا دوسری قومیں جو بھی ایمان لاکر عمل صالح بجالانے والا ہوگا۔ اسلامی تعلیم اسے نجات کی بشارت دیتی ہے۔

میں نے احمدیت کو کیونکر قبول کیا

میں ریاست کشمیر ضلع مظفرآباد کے ایک کوہستانی علاقہ کا باشندہ ہوں۔ میری دینی تعلیم کی تکمیل مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ میں ہوئی۔ ہم سات بھائی ہیں جو بفضل خدا سب کے سب کافی دینی تعلیم رکھتے ہیں۔ ہمارا خاندان علماء کا خاندان سمجھا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے علاقہ میں ہمارا خاص احترام کیا جاتا ہے۔

جب احمدیت کی آواز ہمارے علاقہ میں اٹھی۔ اور مخالفت کی رو شروع ہوئی تو ہم نے بھی اسلامی خدمت سمجھ کر پورے جوش سے مخالفت شروع کی۔ اس اثر و رسوخ کے باعث جو ہم کو اپنے علاقہ میں حاصل تھا۔ ہمیں پورا یقین تھا کہ احمدی اس علاقہ میں ہرگز اپنی کوششوں کا ثمرہ نہ دیکھ سکیں گے بلکہ جو چند سادہ لوح ان کے دام میں پھنس چکے ہیں وہ جلدی ہی تائب ہو جائیں گے۔ مگر یہ دیکھ کر ہماری مایوسی انتہا کو پہنچ گئی۔ کہ انہوں نے ہمارے چھوٹے بھائی عزیز محمد سعید کو بعمر پندرہ سال اپنا ہم خیال بنالیا۔ اور ہماری پوری جدوجہد کے باوجود ہم اپنے عزیز بھائی کو واپس لانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

اس مایوس کن حالت میں انسان جو بھی اوچھے ہتھیار استعمال کر سکتا ہے ہم نے استعمال کئے۔ خود اور باقی دوستوں نے سمجھانے کی کوشش کی۔ مرزائیت کے عیوب مرزائیوں کی چالبازیاں قسم قسم کے عنوانوں اور عجیب عجیب پیرایوں میں بیان کئے۔ مگر اس پر ذرہ بھی اثر نہ ہوا۔ اور اپنی تمام بے سروسامانیوں کے باوجود اس کے ایمان میں تغزش نہ آئی بلکہ ہر لحظہ اس کا ایمان احمدیت پر بڑھتا چلا گیا۔ آخر ہم نے انتہائی مایوسی کے عالم میں اسے زدوکوب کیا۔ گھر میں بند رکھ کر اسے ہر طرح سمجھایا۔ کشمیر کی چمکتی ہوئی سفید برف پر بھی اس کو لٹایا۔ مگر بجائے بے کس و بے بس ہو کر ہماری طرف متوجہ ہونے کے اس نے صحابہ کرامؓ جیسی قربانیوں۔ ان جیسا ایمان کا اظہار کیا۔ بالآخر ہم نے تنگ آکر اسے ہمیشہ کے لئے گھربار سے محروم اور آبائی جائداد سے لاتعلق کر دیا۔ گھر سے نکلنے کے بعد وہ اپنے قریب کے احمدیوں کے پاس چلا گیا۔ جہاں انہوں نے اُسے دینی حقیقی عزیز جان کر ہر قسم کی امداد دی اور اپنے خرچ سے اس کو پڑھایا۔ اور اچھی معقول ملازمت بھی دلادی۔ ان کی اس ہمدردی سے جہاں وہ اپنے ایمان اور ذوق میں اور بھی پختہ ہوگیا وہاں ہم بھی اس سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ناامید ہوگئے۔

مگر اس اثناء میں ہم حیران و ششدر تھے کہ احمدیوں نے اسے کیا جادو پڑھایا کہ ہر قسم کی تکلیفوں اور مصیبتوں کے جھیلنے کے باوجود بھی اس کے قدم میں لغزش نہ آئی بلکہ اپنی بوڑھی اور مہربان والدہ تک کو احمدیت کے لئے قربان کر دیا۔ اس کے مقابل پر ہم عالم باعمل کہلانے اور اسلامی تاریخ سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہوئے بھی اپنے اندر اس قدر ایمان نہ پیدا کر سکے جو اسے اپنے آبائی دین پر واپس لانے کے لئے کافی ہوتا۔ غرضیکہ یہ نوجوان کچھ عرصہ ملازم رہنے کے بعد اپنے امام کی تحریک پر کہ "نوجوان احمدیت اور اسلام کی اشاعت کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کریں" اپنی معقول ملازمت سے سبکدوش ہو کر قادیان چلا گیا۔ اور ہمارے مایوس کن سلوک کے باوجود بھی ہم سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور احمدیت کے دلائل۔ اور احمدی لوگوں کی اسلامی قربانی اور اسلامی نمونہ کی مثالیں پیش کرتا رہا۔ میں جو اس کو ایذا دینے میں سب سے پیش پیش تھا۔ فراغت تعلیم کے بعد فوجی زندگی اختیار کر چکا تھا۔ اور باقی بھائیوں کی طرح میں بھی اس کی تبلیغی سرگرمی کا مرکز بنا ہوا تھا۔ جب سر خطوں میں اس نے احمدیت کی سچائی کے دلائل دینے شروع کئے۔ تو آہستہ آہستہ مجھے خیال ہوا کہ کم از کم قادیان جاکر اپنے بچھڑے ہوئے بھائی کو دیکھ تو آؤں۔ مبادا قیامت کے دن والد مرحوم کی روح مجھ سے ناراض ہو کہ تم نے محض مذہبی اختلاف کے باعث میرے سب سے چھوٹے اور کمسن بچے کو ہمیشہ کے لئے کیوں وطن سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ میں اس خیال کو لئے ہوئے قادیان جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء پر گیا۔ راستہ میں مجھے قادیان کے متعلق قسما قسم کے وساوس پیدا ہوتے۔ مگر جب میں قادیان پہنچا۔ اور ان لوگوں کے معمولی مکان اور سادہ لباس لیکن پر عزم اور مطمئن چہرے دیکھے تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ وہاں کا بچہ بچہ احمدیت کی اشاعت اور اسلام کی ترقی میں منہمک نظر آیا۔ قادیان کے در و دیوار پر لکھا ہوا نظر آیا کہ

"یہ ایک قیمتی خزانہ ہے۔ جسے جان دے کر بھی حاصل کر دو" امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی ملنے کے لئے گیا۔ ان کی شکل دیکھتے ہی دل میں یقین ہو گیا۔ اور میری روح خود ہی پکار اٹھی کہ حقیقت میں یہ سلسلہ سچا ہے اور یہ امام اسلام کا پورا درد اپنے سینے میں لئے ہوئے ہے۔ ان کے دیدار کے علاوہ ان کا کام دیکھا۔ اسلام اور احمدیت کے لئے ان کی قربانیاں دیکھیں۔ مختلف ممالک میں مبلغین کی روانگی کا روح پرور نظارہ دیکھ کر اسلام کا بھولا ہوا ابتدائی زمانہ یاد آگیا۔ مسلمانوں کی حالت پر غور کیا۔ اور پھر اپنے گریبان میں جھانکا۔ تو یہ یقین پیدا ہو گیا کہ اگر حضرت مرزا صاحب اس زمانہ میں پیدا نہ ہوتے۔ اور اپنی قوت قدسیہ سے اسلام کے یہ فدائی پیدا نہ کر دیتے تو آج اسلام کو بہت بڑے خطرات درپیش ہوتے۔ اور اسلام کا مستقبل نہایت بھیانک ہوتا۔ میں قادیان میں کچھ عرصہ رہا۔ وہاں کے حالات دیکھے۔ اور برشرافت [illegible] تحقیق شروع کی بالآخر جس راہ سے اپنے چھوٹے بھائی کو روکا کرتا تھا۔ وہی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اب علاقہ کے علماء اور بھائیوں کے وہی سلوک جو چھوٹے بھائی کے ساتھ ہوتے تھے وہ مجھ سے ہونے لگے ہیں الحمد للّٰہ۔

یہ چند سطور محض اس لئے عرض کی گئی ہیں کہ [illegible]

وصیتیں

دعا نامنظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۸۲۲ منکہ مولوی محمد زاہدی فضلی ولد ذوالفقفلی قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری آمد ۳۵/- روپے ماہوار ہے۔ جو کہ بطور الاؤنس مجھے تحریک جدید کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اس وقت میں اپنی جائداد کا اندازہ نہیں کر سکتا کیونکہ جائداد اس وقت ہم بھائیوں کے درمیان تقسیم نہیں ہوئی تقسیم ہونے کے بعد میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ محمد زاہدی فضلی گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن صدر قادیان گواہ شد:۔ (مفتی) محمد صادق۔

۹۳۸۶ منکہ اللہ دتہ ولد جوہدری زبردست صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۲۰ کنال واقع کھیت خیری ہے۔ قیمت ۱۲۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اور ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد اللہ دتہ موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ اللہ رکھا بھاگووال نشان انگوٹھا گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

۹۷۳۱ منکہ نور احمد ولد محمد رمضان صاحب قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن بیر سیاں ڈاکخانہ داہوں ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام سکونتی قیمتی ۵۰۰/- جس کے نصف حصہ کا مالک ہوں۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ سالانہ آمد کی صورت میں ہے جو مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ نور احمد موصی۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ غلام محمد بیر سیاں

۹۷۸۹ منکہ غلام احمد ولد ز[illegible] صاحب قوم ملک پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال بیعت خلافت ثانیہ چک ۵۶۲ بھگوانپورہ ڈاکخانہ خاص براستہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ زمین سفید واقعہ دار الفضل قادیان ۸ مرلہ جو کہ مبلغ ۲۰۰/- روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ زمین سفید نواں شہر ضلع جالندھر میں دس مرلہ جو کہ ۲۲۵ روپے میں خریدی ہے۔ چک نمبر ۵۶۲ بھگوانپورہ میں مکان قیمتی ۳۰۰/- روپے اور بنام ضلع مظفر گڑھ میں ایک مکان قیمتی ایک ہزار روپیہ جس میں

ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ اپنے حصہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ماہوار آمد ۳۰/- روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد غلام احمد موصی گواہ شد:۔ شہاب الدین چک ۵۵۹ گ ب گواہ شد:۔ عطاء اللہ خان چک ۵۵۹ گ ب

۹۸۷۹ منکہ غریب دین ولد فقیر محمد صاحب قوم عربی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان خام موضع کا[illegible]ن میں ہے قیمتی ۲۰۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آج کل میری تنخواہ ۲۹ روپے ماہوار ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:۔ غریب الدین دفتر وکیل الصنعت و حرفت قادیان گواہ شد: حبیب اللہ سیال نائب وکیل الصنعت و حرفت گواہ شد بہاء الحق وکیل الصنعت و حرفت

دواخانہ نور الدینؓ قادیان کے

چند مجربات

قرص جواہر:۔ مردانہ طاقت کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ۶ روپے

قرص خاص:۔ خاص مردانہ امراض کے لئے مفید ہے قیمت یکصد قرص ۶ روپے

صندلین:۔ خون صاف کرتی۔ اور خون پیدا کرتی ہے۔ قیمت یکصد قرص دو روپے

تریاق اٹھرا:۔ مرض اٹھرا کو دور کرتی ہے۔ فی تولہ دو روپے ۸ آنے مکمل کورس ۲۵ روپے

دواخانہ نور الدین قادیان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اس نام کے ۵۵ صفحے کا انگریزی رسالہ انشاء اللہ عیسائی غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ نظام نو ۵۸ صفحے کا انگریزی رسالہ ہے دونوں کی قیمت ایک روپیہ کے پانچ (عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن)

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

روزانہ استعمال کی چیز ۔۔۔۔۔ پایہ اور دیدہ زیب ہونی چاہیئے

سام ٹارچ کی مقبولیت اسی وجہ سے ہے

Sole Distributors N/S Dominion Agencies

سام روز اینڈ کمپنی قادیان

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے اسمیں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں اسکی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کیجاسکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اسکو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اسمیں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

ایفنٹے اینڈ چیف اکاؤنٹس آفیسر نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ہور از دہلی۔ راولپنڈی۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ اور لاہور کے ڈویژنل اکاؤنٹس آفسوں میں اکاؤنٹس کلرک کلاس III کی آر ل پر تقرریوں کے لئے امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

امیدواروں کو اپنی درخواستوں میں لکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کس دفتر میں تقرری کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے بغیر کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل عارضی آسامیاں پر کی جائیں گی۔ (۱) فوری آسامیاں ۸۰ (۲) تعداد جو فہرست انتظاریہ کے لئے مطلوب ہے ۱۲۰! ۲۸ مسلمانوں کے لئے ۴ انیگلو انڈین اور ہندوستان میں مقیم یورپینوں کے لئے ۱۹ اسکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ۴ پسماندہ اقوام کیلئے ریزرو ہیں۔

معیار قابلیت:۔ میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں ہوتا ہے) جونیر کیمبرج یا اس کے برابر کا امتحان پاس ہونا چاہیئے۔ تنخواہ ۴۰ روپے ماہوار عارضی طور پر ۸۰۔۲/۵۔۵۰۔۵۔۳۰ کے گریڈ میں۔ ۶۰ روپیہ پر افیشینسی بار معہ مہنگائی و دیگر الاؤنس کے جو قواعد کے مطابق دئے جاتے ہیں۔ اسکے علاوہ اشیائے خوردنی سستے نرخوں پر خریدنے کی رعایت ہوگی انیگلو انڈین اور ہندوستان میں مقیم یورپینوں کو کم از کم تنخواہ ۵۵/- روپیہ ماہوار اور حسب معمول الاؤنس دیا جائیگا۔ عمر:۔ یکم مارچ ۱۹۳۷ء کو ۱۸ اور ۲۴ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ پسماندہ اقوام کے امیدواروں اور سابقہ فوجی بالترتیب ۲۷ اور ۲۴ سال کی عمر تک لئے جائینگے۔ جو آدمی نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اکاؤنٹس آفس میں بطور روٹین کلرک کام کر رہے ہیں اور مطلوبہ تعلیمی قابلیت رکھتے ہیں اپنے محکمہ کی معرفت درخواست کر سکتے ہیں۔ جو امیدوار مجوزہ کم از کم معیار سے اعلےٰ تعلیمی قابلیت رکھتے ہونگے انہیں کم از کم مقررہ تنخواہ سے زیادہ دیا جائے گا۔ اگر ان کی تعداد آسامیوں کا ۲۰ فیصدی ہوگی۔ ان بھرتی ہونیوالوں کو کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہونے کی صورت میں ۵۰/- روپیہ ماہوار اور انٹرمیڈیٹ آرٹس اگزامینیشن پاس ہونے کی صورت میں ۴۵/- روپیہ ماہوار دیا جائے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارموں پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے [illegible] ہیں سیکرٹری نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن [illegible] چاہئیں۔ درخواستیں وصول کرنیکی آخری تاریخ ۲۸ فروری [illegible] مکمل تفصیلات کے لئے اپنے پتہ کا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ سیکرٹری کو بھیجیں۔

ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کا حکم امتناعی

پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس ۱۹۴۶ء کی دفعہ ۱۲ کے ماتحت میں کے۔ڈی روجرز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور مفوضہ اختیارات کی رو سے آج کے دن سے تا اطلاع ثانی تمام پبلک جلسوں اور جلوسوں اور اجتماعوں کی ممانعت کرتا ہوں۔ اور ان اسلحہ کی جن سے دوسرے پر حملہ کیا جاسکے کے تمام پبلک جگہوں میں لے جانے کی ممانعت کرتا ہوں۔ (سوائے خاص اجازت کے حصول کے) اس حکم سے فوجیں۔ پولیس۔ سرکاری حکام۔ آنریری مجسٹریٹ جو ڈیوٹی پر ہوں مستثنےٰ ہوں گے۔ نیز خالص مذہبی نوعیت کا کوئی مظاہرہ بھی مستثنےٰ ہوگا۔ اور کھیلوں کے اجتماع بھی بشرطیکہ مذہبی مظاہروں کے لئے کم از کم تین گھنٹے قبل متعلقہ پولیس کو اطلاع دے دی جائے۔ نیز سکھوں کو ایسی کرپان جو میان میں ہو اپنے ہمراہ رکھنے کی اجازت ہوگی۔ کھیل وزراعت کے سامان کی نقل وحمل بھی اس پابندی سے خارج ہوگی۔

ڈپٹی کمشنر گورداسپور

ضروری اطلاع

انجمن احمدیہ صوبہ بمبئی وسی۔پی کے لئے خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن قادیان حال مقیم بمبئی کو آنریری انسپکٹر انصاراللہ مقرر کیا گیا ہے۔ خواجہ صاحب کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ ان ہر دو صوبجات میں جہاں بھی تشریف لے جائیں۔ جہاں پر مجالس انصاراللہ قائم ہیں وہاں ان کا معاینہ کریں۔ اور انصاراللہ کے فرائض اور کام کو اچھی طرح ذہن نشین کرائیں۔ اور جہاں پر ابھی تک مجالس انصاراللہ قائم نہ ہوئی ہوں وہاں کے صدر اور پریذیڈنٹ صاحبان سے مل کر زائد از چالیس سالہ عمر کے احباب کو جمع کرکے مجالس انصاراللہ قائم کریں۔ عہدہ داران مجالس انصاراللہ وعہدہ داران جماعت ان کے ساتھ تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

صدر مرکزیہ انصاراللہ قادیان

تجارتی مخبر کا اجراء

دفتر تجارت کی طرف سے بہت جدوجہد کے بعد حکومت ہند سے ایک سہ ماہی رسالہ تجارتی مخبر شائع کرنے کی اجازت لی گئی ہے۔ جو کہ اس ماہ کے اندر اندر شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ احمدیہ ڈائرکٹری کی مقبولیت کے پیش نظر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب اپنی خریداری کی اطلاع دفتر ہذا کو جلد از جلد بھجوا دیں۔ چندہ سالانہ صرف ایک روپیہ رکھا گیا ہے۔

تاجر احباب بھی فوراً اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور جن دوستوں نے اشتہار دینے ہوں وہ اشتہار بھجوا دیں۔ اور اس امر میں تاخیر نہ کریں۔ صرف پہلے نمبر کے لئے اشتہارات کی اجرت ۱۰ روپے فی صفحہ ہے۔ آئندہ اشاعتوں کی اجرت کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

وکیل التجارت قادیان

کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کا ہندی ترجمہ

عالمگیر اخوت۔مساوات۔پر امن اور کامیاب حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے اگر اس بارہ میں اسلامی نقطہ نگاہ معلوم کرنا چاہیں تو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" کا ہندی ترجمہ مطالعہ فرمائیں۔ سردست پہلا حصہ شائع ہوا ہے۔ بقیہ نصف جو کمیونزم سے متعلق ہے۔ ہندی میں جلد ہی شائع ہونے والا ہے۔ (انشاء اللہ العزیز)

قیمت فی حصہ ۸ آنے

ملنے کا پتہ مینجر گرشن لنڈلش ٹریکٹ سیریز نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۶ جنوری۔ پنجاب کے جن سات مقتدر لیڈروں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ آج انہیں رہا کر دیا گیا۔ اور ان کے خلاف مقدمات واپس لے لئے گئے۔ یہ فیصلہ گورنر پنجاب صوبے کے وزراء اور پولیس افسروں کی ایک کانفرنس میں کیا گیا۔ جیل سے باہر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے لیڈروں کا خیر مقدم کیا۔

مالیر ۲۶ جنوری:۔ مسٹر محمد علی جناح نے وائسرائے ہند کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ پنجاب میں مسلم نیشنل گارڈ کو خلاف قانون قرار دینے اور لیڈروں کو گرفتار کرنے سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وائسرائے کو خود اس میں مداخلت کرنی چاہیئے۔ ورنہ حالت نازک ہو جائے گی۔ اور اس کی ساری ذمہ داری حکومت پنجاب پر عائد ہوگی۔

لاہور ۲۸ جنوری حکومت پنجاب نے مسلم نیشنل گارڈ اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے پیچھے ہزار جھنڈوں پر سے پابندی ہٹالی ہے۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ کل رات جن سات مسلم لیگی لیڈروں کو رہا کر دیا گیا تھا۔ آج انہوں نے صوبائی مسلم لیگ کے دفتر میں ایک اہم کانفرنس منعقد کی۔ جس میں موجودہ صورت حالات اور آئندہ کیلئے پروگرام وضع کرنیکے معاملہ پر غور کیا

لاہور ۲۷ جنوری:۔ آج مزنگ کے علاقے میں سالکھ عورتوں پر مشتمل ایک جلوس نکلا جو حکومت کے خلاف نعرے لگا رہا۔ لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

جالندھر ۲۷ جنوری: حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں نے ایک بہت بڑا جلوس نکالا جو ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ کل جن اشخاص کو گرفتار کیا گیا تھا انہیں رہا کرانے کے لئے جلوس نے مقامی جیل پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے لاٹھی چارج کی۔ جس پر ہجوم نے پولیس پر خشت باری کی جس کے نتیجہ میں پولیس کے چند افسر اور سپاہی مجروح ہوئے۔ بالآخر پولیس نے ہوا میں فائر کئے۔ اور اس طرح ہجوم کو منتشر کر دیا۔ اس سلسلے میں متعدد گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں

لاہور ۲۷ جنوری۔ آج کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کے طول وعرض میں متعدد مقامات پر مسلم لیگ کی جاری کردہ سول نافرمانی کی مہم کے سلسلے میں مسلمانوں نے جلوس نکالے اور مظاہرے کئے۔ اور اسطرح قانون کی خلاف ورزی کی۔ اس سلسلے میں متعدد گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ چنانچہ فیروزپور میں ۲۵ اور لدھیانہ میں ۳۷ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ لدھیانہ میں پچاس مسلم عورتوں نے بھی جلوس نکالا جنہوں نے برقعے پہن رکھے تھے۔ گجرات میں ۲۷ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ جن میں چوہدری بہاول بخش ایم۔ایل۔اے بھی شامل ہیں۔

لاہور ۲۷ جنوری:۔ ملک فیروز خان نون نے ایک بیان میں کہا۔ ہم نے اس وقت جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کا واحد مقصد بلا امتیاز مذاہب وملت سب کے لئے شہری آزادی حاصل کرنا ہے پنجاب کے ہندوؤں سکھوں اور دیگر تمام غیر مسلم اقوام کا فرض ہے۔ کہ وہ اس سلسلے میں ہماری مدد کریں۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ گورنر پنجاب کی دعوت پر نواب ممدوٹ نے نصف گھنٹہ تک ان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد آپ نے پنجاب مسلم لیگ کے دیگر لیڈروں سے مشورہ کیا

لاہور ۲۷ جنوری:۔ آج شام کو موچی دروازہ کے باہر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مختلف تقاریر کی گئیں۔ اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ حکومت مسلم نیشنل گارڈ پر پابندیاں ہٹا دینے کے علاوہ دفعہ ۱۴۴ کی پابندی کو بھی واپس لے لے اور جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی اجازت دیدے جلسے کے بعد ایک جلوس بھی نکالا گیا۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ آج تیسرے پہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلم لیگی لیڈروں کو مطلع کیا۔ کہ اگر فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والی تقاریر نہ کی جائیں۔ تو حکومت جلسہ منعقد کرنے پر کوئی اعتراض نہ کریگی

بالیپور ۲۷ جنوری: قانون شکنی کرنے کے الزام میں ستر مسلمان گرفتار کرلئے گئے ان میں حافظ محمد عبداللہ ممبر سنٹرل اسمبلی اور مسٹر عزیز الدین ممبر پنجاب اسمبلی بھی شامل ہیں۔